تذکرۂ خواجہ

سید مبارک علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ

تعلیم و تربیت

مجاہدات و ریاضات

پاکستان میں ہجرت

شریعت کی پابندی

پیشکش: شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

دعوت اسلامی کے شب و روز www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(مستطرف، ج1، ص40دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : تذکرۂ خواجہ سید مبارک علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوتِ اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب وروز (News Website Of Dawateislami)

صفحات :

اشاعتِ اول: (آن لائن): رجب المرجب ۱۴۴۳ھ، فروری 2022ء

shaboroz@dawateislami.net

دعوت اسلامی کے شب وروز

For Updates
news.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تذکرۂ خواجہ سید مبارک علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (27 صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: میں نے گزشتہ رات عجیب واقعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا جو پُل صراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرُود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پل صراط پار کرلیا۔ (معجم کبیر، 25/282، حدیث:39)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ خواجہ سید مبارک علی شاہ الوری

الور صوبہ راجستھان، ہند[1] کا سادات خاندان اپنی نسبی شرافت، علمیت اور قائدانہ صلاحیتوں سے مالامال ہے، ان میں کئی ہستیوں نے دین وملت کے لیے ایسی کثیر خدمات سرانجام دیں جو تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں، تقریباً تین سو سال سے مسلمانانِ ہندوپاک ان کے فیوضات وبرکات سے مستفیض ہورہے ہیں، اس خاندان کے ایک عظیم فرزند پاکستان کے آٹھویں بڑے شہر حیدرآباد[2] میں مدفون ہیں، میری مراد جوہر کانِ

ولایت، گوہر بحر حقیقت، مخزنِ اسرارِ شریعت، معدنِ نورِ معرفت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعت حضرت خواجہ مولانا سید مبارک علی شاہ حسنی رضوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اس رسالے میں ان کا مختصر ذکر خیر کیا جاتا ہے۔

خاندان کا تعارف

پیر طریقت حضرت خواجہ مولانا سید مبارک علی شاہ حسنی رضوی صاحب خاندانِ سادات کے چشم وچراغ تھے، آپ حسنی رضوی سید تھے، 44ویں پشت میں آپ کا نسب حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ[3] سے مل جاتا ہے۔[4] آپ کے آباء واجداد مشہد مقدس[5] سے بلگرام[6] وہاں سے فیض آباد[7] اوروہاں سے ریاست الور میں آئے، یہیں بود وباش اختیار کرلی۔ یہ خاندان نہایت شریف، دین دار اور متقی تھا، اس خاندان کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: مولانا سید مبارک علی حسنی رضوی، مولانا سید سلامت علی حسنی رضوی، مولانا حکیم سید وزیر علی حسنی رضوی، سید شاہ محور حسنی رضوی، سید ابوسعید محمود حسنی رضوی، سید ابی نصر بلخی حسنی رضوی، سید ابوکمال محمد حسنی رضوی، سید قوت الدین محسن حسنی رضوی، سید ذکی حسن حسنی رضوی، سید علی حسنی رضوی، سید نورالدین ثانی حسنی رضوی، سید صفی جفوی حسنی رضوی، سید غوث الدین حسنی رضوی، سید نورالدین حسنی رضوی، سید ابراہیم حسنی رضوی، سید برہان الدین حسنی رضوی، سید رضی الدین حسنی رضوی، سید عبدالرزاق حسنی رضوی، سید حافظ عبدالغفور حسنی رضوی، سید محمد صالح حسنی رضوی، سید مہیمن حسنی رضوی، سید عبداللہ ثالث حسنی رضوی، سید شہاب الدین غوری حسنی، سید عبدالرحمٰن غوری حسنی، سید اسماعیل غوری حسنی، سید صفدر علی حسنی، سید تواب ابوالقاسم حسنی، سید طاہر حسنی، سید طیب حسنی، سید اویس ثانی حسنی، سید

عسکر حسنی، سید یحییٰ حسنی، سید ناصر الدین حسنی، سید علی حسنی، سید حمود حسنی، سید محمود حسنی، سید عبداللہ ثانی حسنی، سید امام احمد حسنی، سید امام عمر حسنی، سید ادریس اول حسنی، سید امام عبداللہ محض حسنی، سید امام حسن مجتبیٰ۔(8)

خاندانِ مبارکیہ الور میں

اس خاندان کے پہلے فرد جو الور آئے وہ مولانا سید مبارک علی شاہ کے جدامجد مولانا حکیم سید وزیر علی حسنی رضوی بلگرامی ہیں، یہ عالم دین، حکیم حاذق، اسلامی شاعر، مصنف کتب اور معززینِ زمانہ سے تھے، ان کا علاج حیرت انگیز ہوتا تھا، مایوس لوگ ان کے علاج سے شفا پاتے تھے، ریاست کے راجہ نے انہیں ریاستی طبیب مقرر کیا تھا، انھوں نے 1855ء میں دہلی، لکھنؤ، آگرہ اور بریلی وغیرہ کے مشاہیر بزرگوں کے حالات بنام ''مرآۃ الہند'' تحریر فرمائے، جسے 1856ء میں الور سے شائع کروایا گیا تھا۔(9)

پیدائش

حضرت مولانا سید مبارک علی شاہ حسنی صاحب کی ولادت تقریباً 1305ھ مطابق 1888ء کو محلہ نواب پورہ، الور (راجستھان، ہند) میں ہوئی۔ آپ کا نام الور کے مشہور محدث اور ولی اللہ دادا جی میاں، شاہِ ولایتِ الور حضرت شیخ سید مبارک شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ(10) کے نام گرامی کی نسبت سے ''سید مبارک علی'' رکھا گیا، الور کے مشہور شاعر صاحبزادہ سید شبیر حسین اختر زیدی(11) نے آپ کی منقبت لکھی جس میں آپ کے نام و جائے پیدائش (مولد) کا اس طرح ذکر کیا ہے:

مبارک ہے کہ جس پر مہرباں ہے خالق اکبر   جناب رحمۃ للعالمین کا پیار ہے جس پر

مبارک ہے کہ جس کا مولد و مسکن رہا الور[12] مبارک ہے نثارِ یا علی کا جو خلیفہ ہے

والدین کا تذکرہ

مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب کے والد گرامی حضرت مولانا خواجہ سید سلامت علی شاہ حسنی صاحب ایک نیک اور علمی شخصیت کے مالک تھے، آپ کو تجارہ شہر[13] میں مدار المہام (حاکم اعلیٰ، سربراہ کار، نائب السلطنت) کے عہدے پر تعینات کیا گیا، اس کے بعد آپ تجارہ کے ایک قریبی علاقے ٹپوکڑہ[14] میں تشریف لے آئے یہاں کے لوگ آپ کے معتقد تھے، آپ نے یہیں قیام فرمایا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا، یہیں آپ کا وصال ہوا، مزار مبارک یہیں ہے۔ آپ صاحب کرامات تھے، ٹپوکڑہ کی ایک شاہراہ پر بہت بڑا اژدھا رہتا تھا، لوگ اس کے خوف سے لمبا راستہ اختیار کرتے تھے، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ وہاں تشریف لے گئے، آپ نے ایک سکے پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور اژدھے کی طرف پھینک دیا، اس کا منہ بند ہو گیا اور وہ دم توڑ گیا۔[15] حضرت مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب کی والدہ محترمہ دینی تعلیم سے آراستہ اور سلیقہ شعار خاتون تھیں، یہ بھی سادات کے حسنی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔[16]

تعلیم و تربیت

مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب نے دینی تعلیم علمائے الور سے حاصل کی۔ قرآن کریم حضرت حافظ قاری محمد حنیف انصاری صاحب[17] اور فارسی کی تعلیم حضرت مولانا مفتی زین الدین الوری[18] سے حاصل کی، اس زمانے میں الور میں ولی کامل، مرشد دوراں حضرت میاں صاحب مولانا سید نثار علی شاہ مشہدی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ[19] مرجع خاص و

عام تھے، بچپن میں ہی مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب کو میاں صاحب الوری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت حاصل ہوئی، ان سے ہی بیعت کا شرف پایا اور پھر سلسلہ قادریہ راجشاہیہ[20] اور سلسلہ چشتیہ صابریہ[21] میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔[22]

مجاہدات وریاضات

آپ بچپن سے ہی نماز روزوں کے پابند، فرائض و سنن کے عامل اور حسنِ اخلاق کے پیکر تھے، تصوف کی جانب بہت لگاؤ تھا، آپ نے الور کی چاند پہاڑی (تال برچھوں) میں چلّے کاٹے، ڈگی تالاب میں کھڑے ہو کر ریاضت کی، دوران ریاضت مچھلیوں نے آپ کو زخمی بھی کیا اور پنڈلیوں کا گوشت کھالیا مگر پھر بھی آپ نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے۔[23]

دیگر بزرگوں سے استفادہ

مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب نے حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی[24] سے بھی استفادہ کیا اور سلسلہ نقشبندیہ توکلیہ[25] میں خلافت حاصل کی، میاں صاحب حضرت مولانا سید نثار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ نے شیخ المشائخ، شبیہِ غوثِ اعظم پیر سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ[26] کی جانب رجوع کیا اور اُن سے 18 ذیقعدہ 1341ھ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ[27] اور سلسلہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ[28] کی خلافت واجازت سے مشرف ہوئے[29] آپ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ[30] سے بھی استفادے کا موقع ملا اور اُن سے سلسلہ قادریہ رضویہ حامدیہ[31] کی خلافت اور اجازت حاصل ہوئی۔ صاحبزادہ سید شبیر حسین اختر زیدی نے آپ کے روحانی سلسلوں کو اپنے شعر میں یوں منظوم کیا ہے:

مبارک ہے کہ چشتی قادری تھے سلسلے جس کے   مبارک ہے حقیقت معرفت کے جس میں تھے جوہر[32]

روحانی مقام ومرتبہ

مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب علم و عمل کے پیکر، ولی کامل، مرجع عوام، صاحب مراتب، صاحب مسند اور کثیر اوصاف حمیدہ کے جامع بزرگ تھے، الور میں آپ کا مرتبۂ روحانیت قابل ذکر شمار ہوتا ہے، شارح بخاری، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ[33] تحریر فرماتے ہیں: حضرت مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب الوری جو اپنے وقت کے باکمال بزرگ تھے، نہایت عابد وزاہد، متقی و پرہیزگار اور صاحب کرامت شخصیت تھے، رات دن عبادت وریاضت میں گزار دیتے۔ ریاستِ الور میں آپ کے دولت کدہ پر مشائخ و فقراء اور مجازیب کا ہجوم رہتا تھا، دور دور سے حاجت مند آتے اور اپنی مشکلات کا روحانی علاج کراتے تھے، حضرت سید مبارک علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ بھی حضرت سید شاہ نثار علی صاحب علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ ریاست الور میں اپنے پیر ومرشد کا سالانہ عرس بڑی دھوم دھام سے منعقد کرواتے تھے، جس میں علما و مشائخ اور فقراء وصوفیا تشریف لاتے تھے۔[34]

پاکستان میں ہجرت

قیام پاکستان کے لیے الور کے مسلمانوں نے بھرپور کردار ادا کیا اور تحریک پاکستان میں حصہ لیا، جب پاکستان بن گیا تو حالات کے ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے مولانا سید مبارک علی شاہ صاحب نے پاکستان کے شہر لاہور[35] ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ لاہور میں آپ کی ہمشیرہ رہتی تھی، جن کی شادی امام المحدثین علامہ مفتی سید دیدار علی شاہ

الوری رحمۃ اللہ علیہ (36) سے ہوئی تھی، (37) نیز آپ کے بیٹے شیخ التصوف حضرت مولانا سید محمد علی حسنی رضوی صاحب جامعہ حزب الاحناف لاہور (38) سے فارغ التحصیل ہوئے تھے اور لاہور شہر سے زمانہ طالب علمی سے واقف تھے۔ کچھ عرصہ آپ نے دارالعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی گیٹ لاہور میں قیام فرمایا، پھر الور کے راجپوتوں نے (جو الور سے حیدرآباد ہجرت کر کے آئے تھے اور آپ کے مرید تھے) آپ کو حیدرآباد آنے کی دعوت دی چنانچہ آپ حیدرآباد منتقل ہو گئے۔ (39)

حیدرآباد میں خدمات

حیدرآباد میں آپ کے مریدین نے آپ کو ہیرہ آباد، شاہی بازار اور دیگر مقامات پر ٹھہرنے کی پیشکش کی مگر آپ نے جامع مسجد نور کے قریب بلدیہ سے ایک پلاٹ خرید کر مکان تعمیر کر کے اس میں رہائش اختیار کی، نور مسجد چھوٹی تھی، اس کی توسیع فرمائی اور مسجد میں امامت اختیار کی اور سلسلہ مبارکیہ کی ترویج کی بھی کوشش جاری رکھی، آپ سے حیدرآباد کے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا اور بھرپور مستفیض ہوئے۔ (40)

شریعت کی پابندی

عوام ہوں یا خواص سب پر شریعت کی پابندی ضروری ہے، حضرت مولانا سید مبارک شاہ صاحب نہ صرف خود پابندِ قرآن وحدیث اور متبع سنت تھے بلکہ اپنے مریدوں اور دیگر لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے، آپ کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے میں کسی کی پرواہ نہیں ہوتی تھی، یہی وجہ ہے کہ جو آپ کی صحبت میں آتا پابندِ صوم وصلوۃ اور شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی گزارنے والا بن جاتا تھا، آپ کی

پوری زندگی سنت مصطفی کی تصویر تھی، آپ نے اپنے دونوں بیٹوں شیخ التصوف حضرت مولانا سید محمد علی حسنی رضوی اور مولانا سید انوار علی حسنی رضوی رحمۃ اللہ علیہما کی ایسی تربیت کی کہ یہ دونوں بھی علم و عمل کے پیکر اور سنتوں کے پابند تھے۔[41]

شادی و اولاد

حضرت مولانا سید مبارک علی شاہ رضوی صاحب کا نکاح اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا سید نثار علی رضوی مشہدی رحمۃ اللہ علیہ کی بھتیجی سے ہوا۔[42] آپ کی زوجہ سیّدہ محترمہ صوم وصلوۃ کی پابند اور علم و عمل کی پیکر تھیں۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں:

شیخ التصوف علامہ سید محمد علی رضوی

بڑے بیٹے مجاہد تحریک عقیدۂ ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد علی حسنی رضوی الوری[43] تھے جن کی شادی کاظمی خاندان میں ہوئی، ان کے سسر قاضی سید محفوظ علی کاظمی اجمیری صاحب تھے، ان کے دو صاحبزادے ☆صاحبزادہ سید برکات احمد حسنی رضوی ☆صاحبزادہ سید حسنات احمد حسنی رضوی اور تین صاحبزادیاں ہیں۔

مولانا صوفی سید انوار علی رضوی

چھوٹے بیٹے حضرت مولانا صوفی سید انوار علی حسنی رضوی ہیں[44] جن کی شادی قیام پاکستان کے بعد مغل خاندان کے مرزا مقیم بیگ صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی، آپ کی آٹھ صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے ہیں، صاحبزادوں کے نام یہ ہیں: ☆صاحبزادہ حضرت مولانا پیر سید اشرف علی حسنی رضوی ☆صاحبزادہ سید افسر علی حسنی رضوی ☆صاحبزادہ مولانا سید نجف علی حسنی رضوی۔[45]

صاحبزادیاں

حضرت مولانا سید مبارک علی شاہ حسنی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی تین صاحبزادیاں ہیں: ☆زوجہ حضرت قبلہ سائیں سید احمد علی شاہ کمبل پوش چشتی نظامی[46]، ☆زوجہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی شاہ ابوالبرکات سید احمد رضوی[47]، ☆زوجہ قاضی اشتیاق حسین (سابق فارسٹ آفیسر پنجاب) اللہ پاک اس سادات گھرانے کو سلامت رکھے اور دنیا و آخرت سے مالا مال فرمائے۔[48]

مشائخ سے رابطہ

آپ حسن اخلاق کے پیکر، دل جوئی اور مہمان نوازی کرنے والے اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، آپ کا ہم عصر علما و مشائخ سے نہ صرف رابطہ تھا بلکہ دلی وابستگی بھی تھی، ان میں سے حضرت قاری حافظ پیر سید عابد علی شاہ صاحب[49]، حضرت پیر سید واحد علی شاہ صاحب[50] حضرت پیر طریقت میاں عبد القادر تولیڑے والے[51]، حضرت پیر میاں سید نذیر احمد شاہ دیسولے والے[52] حضرت پیر ننھا میاں قادری[53] حضرت پیر سید احمد مدنی شاہ[54] حضرت مولانا عبدالرحیم ڈکاری شاہ اور حضرت خواجہ اخوند دوسی پشاوری[55] وغیرہ شامل ہیں، یہ حضرت نماز جمعہ جامع مسجد الور[56] میں ادا فرماتے اور عصر تک ان حضرات کی مجلس جاری رہتی، حضرت پیر عیدو پھول شاہ صاحب دوحے والے[57] الور تشریف لاتے اور حضرت حافظ سید عبدالحکیم شاہ صاحب[58] کے ہاں قیام فرماتے، یہ آپ سے ضرور ملاقات کیا کرتے تھے۔[59]

وفات و مدفن

مولانا سید مبارک علی شاہ حسنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی خبر پہلے دے دی تھی، علالت کے دوران حضرت مولانا عبد الشکور صادق چشتی نظامی[60] کو حکم صادر فرمایا کہ میرے دونوں بیٹوں کی خلافت و اجازت نامہ تحریر فرمائیں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، آپ نے ان پر دستخط فرما کر دونوں بیٹوں کو اجازت نامے عطا فرمائے۔[61] آپ کا وصال حیدرآباد سندھ میں 23 ذوالحجہ 1373ھ مطابق 3 ستمبر 1953ء کو ہوا، تدفین حیدرآباد کے قدیمی ٹنڈو یوسف قبرستان میں کی گئی،[62] الور کے مشہور شاعر صاحبزادہ سید شبیر حسین اختر زیدی نے یہ قطعہ لکھا:

بست و ذی الحجہ در آدینہ شب رحلت نمود اس مسافر از سرائے ہستی ناپائیدار

سہ ستمبر بود و سالش خواں "برائے مغفرت" 1953ء

مزار کی تعمیر

1954ء میں آپ کی قبر کو پختہ کیا گیا، 1972ء میں آپ کے صاحبزادے مولانا سید محمد علی صاحب نے مزار شریف پر چھت ڈالنے کی سعادت پائی، 1993ء میں مزار شریف کے چاروں جانب چاردیواری تعمیر کی گئی، 1996ء میں آپ کے پوتے اشرف ملت حضرت مولانا صاحبزادہ سید اشرف علی شاہ صاحب نے چاردیواری کی از سر نو تعمیر کی اور گنبد بنایا، مزید تزئین و آرائش آپ کے پوتے صاحبزادہ سید برکات احمد رضوی نے کروائی، اس آستانے کے موجودہ سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ پیر سید اشرف علی حسنی رضوی قادری مدظلہ العالی[63] ہیں، جو علم دین سے مالامال، سنتوں کے پابند اور ذکر و فکر میں مشغول رہنے والے انسان ہیں۔[64]

عرس کی تقریبات

حضرت خواجہ سید مبارک علی شاہ صاحب کے مزار پرانوار اور جامع مسجد نور پنجرہ پور حیدرآباد میں ہر سال دھوم دھام سے عرس ہوتا ہے، راقم کے سامنے 68ویں دوروزہ عرس کا اشتہار ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ 22، 23ذوالحجہ 1442ھ مطابق 2، 3 اگست 2021ء کو حیدرآباد میں منعقد کیا گیا، جو قرآن خوانی، نعت خوانی، تقاریر علمائے اہل سنت اور چادر پوشی وغیرہ کی تقریبات پر مشتمل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی، ماخذ و مراجع

(1) الور ہند کے صوبے راجستھان کا ایک شہر ہے جو تقریباً 75 سال پہلے ریاست الور کا دارالحکومت تھا، یہ دہلی اور جے پور کے درمیان واقع ہے دونوں جانب برابر برابر (یعنی 150 کلومیٹر) فاصلہ ہے، الور شہر میں کئی اولیائے کرام کا مسکن ہے مثلاً محدث الور سید مبارک شاہ، حضرت غالب شہید، حضرت مخدوم شاہ کمال چشتی، سلسلہ رسول شاہی کے بزرگ وغیرہ۔ (حیات کرم حسین، 23)

(2) حیدرآباد، پاکستان کے صوبۂ سندھ کا اہم شہر ہے، 1935ء سے پہلے یہ سندھ کا دارالحکومت تھا، حیدرآباد صنعت اور تجارت کے لحاظ سے پاکستان کے اہم شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں کی اہم صنعتوں میں چوڑی، چمڑا، کپڑا اور دیگر صنعتیں شامل ہیں، اس میں دعوت اسلامی کا عالی شان مدنی مرکز فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن میں واقع

ہے، جس کو دنیائے دعوت اسلامی میں پہلا فیضان مدینہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

(3) نورِ چشمِ رسول، جگر گوشۂ بتول، حضرت امام ابو محمد حسن بن علی مُجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت 15 رمضان 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور یہیں 5 ربیعُ الاوّل 49 یا 50ھ کو بذریعہ زہر خوانی شہادت پائی، مزار پر انوار جنت البقیع میں ہے، آپ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے بڑے بیٹے، حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے شہزادے، نبی پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے مشابہ اور جنت کے نوجوانوں کے سردار تھے، شجاعت، سیادت (سرداری)، سخاوت، تقویٰ وعبادت کے خوگر تھے، آپ کی شان میں کئی فرامین مصطفیٰ ہیں جن میں سے یہ بھی ہے: یہ میرا بیٹا سردار ہے یقیناً، اللہ پاک اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔ (الاصابہ، 2/60، صفۃ الصفوۃ، 1/386)

(4) اشتہار عرس، اگست 2021ء۔

(5) مشہد ایران کے شہروں میں سے ایک اہم شہر ہے، آبادی کے لحاظ سے ایران کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس شہر میں امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ مدفون ہیں، سالانہ کروڑوں لوگ آپ کے مزار پر حاضری کے لئے آتے ہیں۔

(6) بلگرام ہند کی ریاست اتر پردیش کے ضلع ہر دوائی کا ایک اہم شہر ہے۔

(7) فیض آباد ہند کے صوبے اتر پردیش کا اہم شہر ہے یہ دریائے گھاگھرا کے کنارے واقع ہے، یہ 1722ء تا 1775ء تک نوابی ریاست اودھ کا دارالحکومت رہا اور خوب ترقی کی، اس کے بعد لکھنؤ (یوپی ہند) کو ریاست کا دارالحکومت بنا دیا گیا۔

(8) روشن تحریریں، 48، 49 وغیرہ۔

(9) مرجع الور، ص146، حیات کرم حسین، ص130، تذکرۂ مبارک، ص16، 17، حیات کرم حسین میں آپ کا تخلص شید الکھا ہے۔

(10) اکبری دور کے عظیم محدث داداجی میاں صاحب، شاہِ ولایت الور حضرت علامہ سید مبارک شاہ محدث الوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایک سادات گھرانے میں 897ھ مطابق 1491ء میں ہوئی اور وصال 22 محرم 987ھ مطابق 21 مارچ 1579ء کو نوے سال کی عمر میں الور میں فرمایا۔ آپ کو شہر سے باہر ایک پر سکون مقام میں دفن کیا گیا، بعد میں جہانگیر بادشاہ نے آپ کا عالیشان مزار تعمیر کروایا تھا، آپ بہترین عالم دین، محدث وفقیہ، صاحب کرامت ولی اللہ اور کثیر الفیض تھے اس لیے لوگوں کا آپ کی طرف بہت رجوع تھا۔ آپ صاحب کمال بزرگ تھے، آپ کی ذات میں سخاوت اور ایثار پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، مخلوق خدا پر بے دریغ مال خرچ کیا کرتے تھے، حاجت مندوں کی مدد کرتے، امرا بھی خالی ہاتھ نہ جاتے۔ (سیدی ابوالبرکات، 118، نزہۃ الخواطر، 4/251، روشن تحریریں، 130، مستفاد، منتخب التواریخ، ص 623) آپ کے تفصیلی حالات پڑھنے کے لیے راقم کا مقالہ "تذکرۂ محدث الور" کا مطالعہ کیجیے۔

(11) صاحبزادہ سید شبیر حسین اختر زیدی الور کے مشہور شاعر تھے اور اختر انکا تخلص تھا یہ الور کے عالم شہیر استاذالعلماء مولانا سیّد ضامن علی زیدی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ سندھ کے معروف شاعر مقبول الوری (وفات: 27 فروری 1989ء) ان اختر الوری صاحب کے بیٹے ہیں۔ (حیات کرم حسین، ص130، روشن تحریریں، ص50)

(12) روشن تحریریں، ص50، تذکرہ مبارک ص16۔

(13) تجارہ(তিজারা، Tijara)الور شہر سے شمال مشرق 55 کلومیٹر واقع ایک قدیم قصبہ ہے، یہ ریاست الور کا حصہ تھا، 1826ء میں راجۂ ریاست الور بختاور سنگھ کے بعد یہ ریاست اس کے دو بیٹوں میں تقسیم ہوگئی، راجہ بنے سنگھ ریاست الوراور راجہ بلونت سنگھ ریاست تجارہ کے حکمران طے پائے، بلونت سنگھ نے 1845ء تک تقریباً 20 سال تجارہ، کشن گڑھ، کرنی کوٹ، منڈاور پر حکومت کی اور 1845ء کو لاولد اس دنیا سے گیا، تجارہ پھر الور میں شامل ہو گیا، راؤ راجہ بنے سنگھ الور و تجارہ کا حکمران بن گیا۔ تجارہ میں کئی اولیائے کرام کے مزارات ہیں، حضرت شاہ غازی گدن شاہ ولایت مداری (وفات 1009ھ مطابق 1600ء)، حضرت رکن عالم شہید (421ھ مطابق 1030ء)، حضرت میراں جی شاہ جیون ابوالعلائی (26 رجب 1167ھ مطابق 1753ء)، حضرت شاہ بلم نور، حضرت مرزا احمد شاہ قادری (خلیفہ حضرت حمزہ مارہروی)، حضرت شاہ ابوالغیث ابوالعلائی (1241ھ مطابق 1825ء) وغیرہ (حیات کرم حسین، ص 23، 22، 67، 68، 126)

(14) ٹپوکڑہ(टपूकड़ा، Tapukra) تجارہ سے جانب شمال 21 کلومیٹر اور دہلی سے جانب جنوب ساڑھے 87 کلومیٹر واقع ہے۔

(15) تذکرہ مبارک، ص 17، 20۔

(16) روشن تحریریں، ص 48، 49۔

(17) حالات معلوم نہ ہوسکے۔

(18) حضرت مولانا مفتی سید زین العابدین الوری امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ صاحب کے شاگرد، مدرسہ قوت الاسلام الور کے مدرس اور مفتی اعظم پاکستان

مفتی شاہ ابوالبرکات سید احمد قادری الوری کے بھی استاذ ہیں۔ (تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، ص319، تذکرہ اکابر اہل سنت، ص142، تذکرہ مبارک، ص17)

(19) حضرت میاں صاحب مولانا سید نثار علی شاہ مشہدی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت غالباً1245ھ مطابق 1830ء کو الور کے سادات گھرانے میں ہوئی اور یہیں 6شوال 1328ھ مطابق 11، اکتوبر 1910ء کو وصال فرمایا، آپ درسِ نظامی کے فاضل، جید عالم دین، سلسلہ قادریہ راجشاہیہ اور سلسلہ چشتیہ صابریہ کے شیخ طریقت تھے، یہ الور کی ہر دل عزیز شخصیت اور مرجع خاص وعام تھے، مشہور سنی عالم دین امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ الوری ان کے بھتیجے اور خلیفہ ہیں۔ (سیدی ابوالبرکات، ص117، روشن تحریریں، ص139) حضرت میاں صاحب الوری رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات اورآپ کے سلسلہ قادریہ وسلسلہ چشتیہ صابریہ کے بزرگوں کے مختصر حالات پڑھنے کے لیے راقم کا مقالہ ''تذکرۂ حضرت میاں صاحب الوری'' کا مطالعہ کیجیے۔

(20) سلسلہ قادریہ راجشاہیہ میں شجرہ طریقت اس طرح ہے: میاں صاحب حضرت مولانا پیر سید نثار علی رضوی قادری راجشاہی ، شیخ کمال میاں غازی الدین شاہ قادری راجشاہی، فردِوقت حضرت میاں راج شاہ قادری، قطب عالم حکیم محمد اسماعیل مہی قادری شہید، خواجہ مجاہد حضرت شاہ غلام جیلانی صدیقی قادری، جامع شریعت وطریقت حضرت شاہ بدرالدین اوحد قادری، ناصر الملت والدین حضرت مولانا شاہ محمد فاخر الہ آبادی قادری، حضرت شاہ خوب اللہ یحیی الہ آبادی قادری، تاج العارفین شیخ محمد افضل الہ آبادی قادری، سیّدالاولیاء حضرت سید محمد ترمذی کالپوی قادری، اس

کے آگے شجرۂ قادریہ پاک و ہند میں معروف ہے۔ (ملت راج شاہی، 370 تا 372)
مزید تفصیل راقم کے مقالے "تذکرہ میاں صاحب الوری" میں دیکھئے۔

(21) سلسلہ چشتیہ صابریہ میں شجرہ طریقت یہ ہے: میاں صاحب حضرت مولانا پیر سید نثار علی رضوی قادری چشتی، حضرت خواجہ غلام رسول لکھنوی، حضرت خواجہ خدا بخش لکھنوی، حضرت مولانا خواجہ شاہ عبدالرحمن موحد لکھنوی، حضرت خواجہ شاہ نورالہدی منگلوری، حضرت خواجہ مفتی محمد سلیم الدین منگلوری، حضرت خواجہ محمد یوسف سامانہی، حضرت خواجہ محمد ابراہیم مرادآبادی، حضرت خواجہ محمد صادق گنگوہی، حضرت خواجہ ابو سعید گنگوہی، اس کے آگے شجرۂ چشتیہ صابریہ پاک و ہند میں معروف ہے۔ (شجرہ قادریہ نثاریہ مبارکیہ رضویہ اشرفیہ، ص3 تا 5) مزید تفصیل راقم کے مقالے "تذکرہ میاں صاحب الوری" میں دیکھئے۔ شجرہ قادریہ نثاریہ 21 صفحات پر مشتمل رسالہ ہے اس کے ناشر صاحبزادہ پیر سید نجف علی شاہ حسنی صاحب ہیں جنہوں نے اسے حضرت مولانا صاحبزادہ پیر سید اشرف علی شاہ حسنی صاحب کے حکم سے بخاری پرنٹنگ پریس حیدرآباد سندھ سے شائع کروایا ہے، سن اشاعت معلوم نہ ہو سکا، یہ رسالہ مبلغ دعوت اسلامی حاجی محمد سہیل عطاری صاحب نے مجھے بھیجا اس پر راقم ان کا اور حضرت مولانا صاحبزادہ پیر سید اشرف علی شاہ حسنی صاحب کا شکر گزار ہے۔

(22) روشن تحریریں، ص49۔

(23) تذکرہ مبارک، ص18۔

(24) حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی کی ولادت 1255ھ مطابق 1840ء موضع

پکھو کی (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) میں ہوئی اور 4 ربیع الاول 1315ھ مطابق 3 اگست 1897ء کو انبالہ (مشرقی پنجاب) میں وفات پائی، آپ مادر زاد ولی، سلسلہ نقشبندیہ کے معروف بزرگ، امی ہونے کے باوجود علم لدنی اور معرفت کے خزینے تھے۔ (ذکر خیر صحیفہ محبوب، ص 17، 174، 243)

(25) سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ میں شجرہ طریقت یہ ہے: حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی، خواجہ قادر بخش جہاں خیلاں ہوشیارپوری، حافظ حاجی محمود آرزو جالندھری، مولانا شاہ محمد شریف قندھاری، حضرت شاہ ابوسعید مجددی دہلوی، حضرت شاہ غلام علی دہلوی، اس کے آگے شجرۂ نقشبندیہ مجددیہ پاک وہند میں معروف ہے۔ (لمعات کمالات قادریہ وتبرکات خالقیہ، ص 110 تا 123)

(26) شیخ المشائخ مخدوم الاولیا، شبیہ غوث اعظم حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین، شیخ طریقت، مرجعِ عُلَما اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1266ھ کچھوچھہ شریف میں پیدا ہوئے اور 11 رجب 1335ھ میں وِصال فرمایا۔ مزار شریف کچھوچھہ شریف میں ہے۔ (تذکرہ علمائے اہلِ سنّت، 188 تا 190)

(27) سلسلہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ میں شجرہ طریقت یہ ہے: حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی، مولانا سید اشرف حسین شاہ، حضرت سید نیاز اشرف شاہ، حضرت سید داؤد علی شاہ، حضرت سید توکل علی شاہ، حضرت سید بہاؤالدین شاہ، حضرت سید محمد مراد شاہ، حضرت سید فتح اللہ شاہ، حضرت سید احمد شاہ، حضرت سید شاہ راجو، حضرت سید محمود شمس الحق والدین، حضرت سید حاجی چراغ جہاں، حضرت سید جعفر شاہ لاڈ، حضرت سید حسین قتال، حضرت سید عبدالرزاق نورالعین، مخدوم

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت خواجہ شیخ علاء الدین بنگالی، حضرت خواجہ عثمان اخی سراج الحق بنگالی۔(سوانح حیات خاندان رضویہ برکاتیہ مع شجرہ عالیہ قادریہ اشرفیہ برکاتیہ، 35،36)

(28) سلسلہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ میں شجرہ طریقت یہ ہے: حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی، مولانا سید اشرف حسین شاہ، حضرت سید منصب علی شاہ، حضرت سید قلندر بخش شاہ، حضرت سید صفت اللہ اشرف، حضرت سید نواز اشرف، حضرت سید نذر اشرف، حضرت سید عنایت اللہ، حضرت سید ہدایت اللہ، حضرت سید نور اللہ، حضرت سید عبدالرسول، حضرت سید حسین، حضرت سید محمد، حضرت سید اشرف شاہ شہید، حضرت سید محمد حسن، حضرت سید عبدالرزاق نورالعین، مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت سید مخدوم جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت۔ (سوانح حیات خاندان رضویہ برکاتیہ مع شجرہ عالیہ قادریہ اشرفیہ برکاتیہ، 37،38)

(29) مخدوم الاولیا محبوب ربانی، 309۔

(30) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، ظاہری و باطنی حسن سے مالامال اور جانشینِ اعلیٰ حضرت تھے۔ بریلی شریف میں ربیعُ الاول 1292ھ میں پیدا ہوئے اور 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ میں وصال فرمایا اور مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے، تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔(فتاویٰ حامدیہ، ص 48،79)

(31) سلسلہ قادریہ رضویہ میں شجرہ طریقت یہ ہے: حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حضرت شاہ آل رسول مارہروی، حضرت شاہ آل احمد اچھے

میاں، حضرت شاہ حمزہ مارہروی، حضرت شاہ آل محمد مارہروی، حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی، حضرت سید فضل اللہ شاہ کالپوی، حضرت شاہ احمد کالپوی، حضرت شاہ محمد کالپوری۔ (شجرات قادریہ نثاریہ مبارکیہ رضویہ اشرفیہ، 12، 13) یہ اوراس سے آگے شجرۂ قادریہ پاک وہند میں معروف ہے۔

(32) روشن تحریریں، 50۔

(33) شارح بخاری، شیخ الحدیث حضرت محمود احمد رضوی صاحب بن مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی شاہ ابوالبرکات سید احمد رضوی 1343ھ مطابق 1924ء کو آگرہ (ہند) میں پیدا ہوئے، آپ جید عالم دین، محقق مقرر، مفتی اسلام، بہترین مدرس درس نظامی، مصنف کتب کثیرہ اور ملکی مسائل پر گہری نظر رکھنے والے تھے، کچھ عرصہ رویتِ ہلال کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے، 4رجب المرجب 1420ھ مطابق 14 اکتوبر 1999ء کولاہور میں وفات پائی، دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں دفن کئے گئے۔ (تذکرہ اکابرِ اہل سنّت، ص140، تذکرہ علما اہل سنت وجماعت لاہور، ص372)

(34) سیدی ابوالبرکات، 118، 119۔

(35) لاہورایک قدیم وتاریخی شہر ہے مغلیہ عہد میں لاہور کے اردگرد فصیل اور تیرہ دروازے بنائے گئے ، 372ھ کو یہ ملتان سلطنت کا حصہ تھا،اب یہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔یہ پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز ہے،اسے پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر کہا جاتا ہے۔یہ شہر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔اس شہر کی آبادی تقریباایک کروڑ 11لاکھ ہے۔

(36) امامُ المُحدّثین حضرت مولانا سیّد محمد دِیدار علی شاہ مَشْہدی نقشبندی قادِری مُحدّث

اَلْوَری رحمۃ اللہ علیہ، جَیّد عالِم، اُستاذُ العُلَما، مفتیِ اسلام تھے۔ آپ اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1273ھ مطابق 1856ھ کو اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 22رجب 1345ھ مطابق 26جنوری 1927ء میں وِصال فرمایا۔ دارُالعُلُوم حِزبُ الاَحْناف اور فتاویٰ دِیداریہ آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کا مزار مُبارَک اَندرونِ دہلی گیٹ محمدی محلّہ لاہور میں ہے۔ (فتاویٰ دیداریہ، ص2)

(37) ماخوذ از سیدی ابوالبرکات، 118۔

(38) دار العلوم حزبُ الاحناف لاہور اہل سنت کی ایک مرکزی دینی درس گاہ ہے جو داتا گنج بخش روڈ پر واقع ہے۔ جس میں سے بڑے جلیل القدر علما فارغ التحصیل ہوئے، اس کے بانی امام المحدثین حضرت علامہ مفتی سید محمد دیدار علی شاہ الوری ہیں جنہوں نے جامع مسجد وزیر خان (اندرونی دہلی گیٹ لاہور) میں 1322ھ مطابق 1924ء کو اس کا آغاز فرمایا، 1345ھ مطابق 1926ء کو باقاعدہ اس کی عمارت جامع مسجد حنفیہ (مفتی سید دیدار علی شاہ) محمدی محلہ اندرون دہلی گیٹ سے متصل بنائی گئی، پھر اسے گنج بخش روڈ پر وسیع و عریض عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔

(39) روشن تحریریں، 56،12۔

(40) تذکرہ مبارک، 22۔

(41) تذکرہ مبارک، 22، 23۔

(42) صاحبزادہ حضرت مولانا پیر سید محمد اشرف حسنی رضوی صاحب کی جانب سے ایک تحریر میں یہ بات ہے جس کا عکس راقم کے پاس موجود ہے۔

(43) مجاہد تحریک عقیدہ ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد علی حسنی رضوی الوری کی

پیدائش 1332ھ مطابق 1914ء کو الور میں ہوئی، شعبان المعظم 1356ھ مطابق اکتوبر 1937ء کو دارالعلوم حزب الاحناف سے فارغ التحصیل ہوئے، 1947ء تک دہلی کینٹ کی مسجد کے خطیب رہے، جزوی طور پر تدریس بھی کی، قیام پاکستان کے بعد لاہور آکر ہر بنس پور کی مسجد میں امامت وخطابت کی، اس کے بعد حیدرآباد آگئے، یہاں آکر محلہ پنجرہ پول میں نور مسجد اور مدرسہ برکات اسلام کی بنیاد رکھی، اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض بھی ادا کرتے رہے، 1970ء میں قومی اسمبلی کے ممبر بنائے گئے، ختم نبوت بل پاس کرانے میں آپ کا بھی اہم کردار رہا، 1990ء میں مدرسہ احسن البرکات حیدرآباد (بالمقابل ہوم اسٹیڈ ہال) میں شیخ التصوف مقرر ہوئے، دس سال اس منصب پر فائز رہے، آپ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب کے مرید وخلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ، شیخ المشائخ حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی، والد گرامی مولانا سید مبارک علی شاہ قادری چشتی، علامہ شاہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، علامہ شاہ ابوالبرکات سید احمد رضوی اور شہزادۂ غوث الوری حضرت سید طاہر علاؤالدین گیلانی سے بھی خلافت حاصل تھی، آپ نے 11 جمادی الاخریٰ 1429ھ مطابق 16 جون 2008ء کو حیدرآباد میں وصال فرمایا اور درگاہ حضرت عبدالوہاب شاہ جیلانی میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ (روشن تحریریں، 52 تا 64، 32، 5)

(44) حضرت مولانا صوفی سید انوار علی شاہ الوری میاں صاحب کے خلیفہ وجانشین حضرت مولانا سید مبارک علی حسنی رضوی کے فرزند، عالم دین اور صوفی باصفا تھے، ان کی وفات 30 جمادی الاخریٰ 1415 مطابق 3 دسمبر 1994ء حیدرآباد

سندھ میں ہوئی، مزار، احاطہ مزار حضرت سیدنا گل شاہ غازی میں ہے۔

(45) روشن تحریریں،56،55۔

(46) حضرت خواجہ سید احمد علی جمال شاہ کمبل پوش نظامی خاندانِ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا کے چشم و چراغ اور سجادہ نشین تھے، آپ سالک نما مجذوب صاحبِ معارف تھے، صوفی شاعر حضرت مولانا عبدالشکور نظامی کمبل پوش اکبر آبادی ثم حیدرآبادی (وفات :14ربیع الاخر 1395ھ مطابق 26،اپریل1975ء، مدفون حیدر آباد،سندھ پاکستان) آپ کے ہی خلیفہ ہیں۔(انوار علمائے اہلسنت سندھ،547)

(47) مفتیِ اعظم پاکستان، سیّدُ المحدّثین حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رَضَوی اشرفی، استاذُ العلماء، شیخ الحدیث، مناظرِ اسلام، بانی و امیر مرکزی دارُالعُلوم حِزبُ الاحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔1319 ہجری کو محلہ نواب پور اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 20شوّال 1398 ہجری میں وِصال فرمایا، مزار مبارک دارُ العلوم حِزب الاحناف داتا دربار مارکیٹ لاہور میں ہے۔ (تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ برکاتیہ،ص318-314)

(48) تذکرہ مبارک، 21،اس کے بارے میں مزید معلومات بذریعہ تحریر صاحبزادہ مولانا سید اشرف علی شاہ حسنی رضوی مدظلہ العالی نے عطا فرمائیں۔

(49) امام انام حضرت خواجہ حافظ سید عابد علی شاہ قادری چشتی الوری رحمۃ اللہ علیہ الور کے مشہور بزرگ ہیں، آپ حضرت شاہ ولایت امروہی سہروردی کے خاندان سے تھے، حافظ صاحب کی ولادت 29رمضان 1298ھ مطابق 25،اگست 1881ء کو مرادآباد(یوپی،ہند)میں ہوئی، آپ نے حافظ محمد انور شاہ مرادآبادی

(مرید و خلیفہ پیر جی میاں) سے حفظ قرآن کی سعادت پائی پھر حصول علم دین کے بعد پیر جی میاں احمد شاہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات میں حاضر ہو کر 3 صفر 1316ھ کو بیعت ہوئے اور 27 شعبان 1322ھ کو 24 سال کی عمر میں خلافت سے نوازے گئے، پیر جی میاں صاحب کے حکم سے 2 رمضان 1322ھ مطابق 10 نومبر 1904ء کو الور تشریف لائے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا، آپ کا قیام دو سال چنبیلی باغ (بیرون دروازہ مالا کھیڑا، دامن کوہ الور) میں رہا، آپ عموماً نماز جمعہ مسجد دائرہ میں ادا فرماتے تھے کیونکہ یہ مسجد آپ کے قریب تھی، نماز سے فراغت کے بعد آپ میاں صاحب مولانا سید نثار علی شاہ صاحب سے ملاقات کرتے اور باہم علم و عرفان پر مبنی گفتگو ہوتی۔ 1323ھ مطابق 1905ء میں بحکم مرشد آپ اپنے چھوٹے بھائی حافظ سید واحد علی شاہ الوری کو بھی یہاں لے آئے، تقریباً دو سال آپ کا قیام خواص کنہیالال جی باغیچی میں رہا، صرف 28 سال کی عمر میں آپ نے 29 رمضان 1326ھ مطابق 25، اکتوبر 1908ء کو وصال فرمایا، آپ کی تدفین خانقاہ قادریہ موضع مونگسکہ نزد الور ریلوے اسٹیشن میں ہوئی، جس پر عالیشان مزار کی تعمیر کی گئی، آپ کا یوم عرس گیارہ شوال ہے۔ (تجلیات مرشد المعروف بہ سوانح امام انام حضرت سیدنا عابد علی الوری، 20، 23، 24، 32، 88، 110، 109، 134، تذکرہ صوفیائے میوات، 571 تا 578، تذکرہ کاملان رامپور، 20 تا 22، روشن تحریریں، 137)

(50) پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1305ھ کو خاندانِ شاہِ ولایت امروہی مرادآباد میں پیدا ہوئے، تعلیم و تربیت "الور" میں

ہوئی، آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت اور عظیم روحانی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا وصال 11 ربیعُ الآخر 1366ھ کو کراچی میں ہوا، مزار بار گاہِ واحدیہ (سخی حسن چورنگی، نارتھ ناظم آباد) کراچی میں ہے۔ (اللہ والے، کلیاتِ مناقب، ص689)

(51) تولیڑے والے بابا حضرت صوفی سید عبد القادر شاہ نقشبندی کی ولادت پیر 12 ربیع الاول 1219ھ پھلور ضلع جالندھر مشرقی پنجاب انڈیا میں ہوئی،10 ربیع الاول 1381ھ مطابق 1961ء بروز منگل سہ پہر تین بجے حیدرآباد سندھ میں وصال فرماگئے، آپکامزار مبارک ہالہ ناکہ آفتاب آباد حیدرآباد میں مرجع خلائق ہے، آپ کو حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی کے پیر بھائی حضرت کرم بخش نقشبندی مجددی پھلواری (خلیفۂ حضرت خواجہ قادر بخش نقشبندی) سے بیعت وخلافت کی سعادت حاصل ہوئی، آپ نے سلطان الہند حضرت خواجہ سید حسن سنجری اجمیری کے روحانی حکم سے قصبہ تولڑہ ریاست الور میں قیام فرمایا،1947ء میں پاکستان ہجرت کی، دوسال گوجرانوالہ میں قیام فرمایا اور1949ء میں حیدرآباد تشریف لے آئے، آپ شریعت وطریقت کے جامع تھے، کبھی نماز قضانہ ہوئی۔ کئی غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے، آپ عابدوزاہد، کم سخن، خاموش طبع، صوفی کامل تھے۔ اگرچہ آپ کی شخصیت مرجع خلائق تھی مگر آپ نے کسی کو اپنے سلسلے کی خلافت عطا نہیں فرمائی۔ (بزم جاناں، ۲۸۴، روشن تحریریں، ۶۲ وغیرہ)

(52) دیسولے والے پیر صاحب حضرت میاں سید نذیر احمد شاہ نقشبندی لکھنوَ کی پیدائش قصبہ موہان ضلع اناؤ ریاست اترپردیش میں ہوئی تعلیمی مراحل لکھنؤ میں طے کئے، آپ حضرت علامہ شاہ شمس الدین احمد میاں گنج مرادآبادی (صاحبزادے

وجانشین حضرت علامہ شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی) کے مرید و خلیفہ تھے، انہیں کے حکم سے قصبہ دیسولہ ریاست الور میں قیام فرمایا، 1947ء میں لاہور پھر شیخوپورہ اور آخر میں بہاولپور تشریف لائے اور یہیں 25 ربیع الاول 1388ھ مطابق 22جون 1968ء کو دوران نعت خوانی وصال فرمایا۔ غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی اور فیض ملت حضرت مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہما نے بھی ان سے استفادہ فرمایا، علامہ کاظمی صاحب کو غزالی زماں کا لقب بھی آپ نے عطا فرمایا۔ (اولیائے بہاولپور، 287، 288)

(53) حضرت ننھا میاں قادری راجشاہی صاحب فردوقت میاں راج شاہ قادری صاحب کے نواسے تھے۔ (روشن تحریریں، 140)

(54) خواجہ سید احمد مدنی الوری صاحب سادات کے عظیم خانوادے سے تعلق رکھتے تھے، آپ علاقہ میں معروف و مشہور صاحب نسبت اور خدا رسیدہ بزرگ تھے اور ہمہ وقت جذب و مستی میں رہا کرتے تھے، ان کے والد حضرت مولانا سید نور محمد مدنی شاہ نقشبندی شیخ المشائخ علامہ فضل رحمن گنج مرادآبادی کے خلیفہ اور الور کی ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، ان کا وصال 28رجب 1316ھ مطابق 12دسمبر 1898ء کو ہوا، آپ کو ہسپتال سے متصل ریلوے روڈ پر دفن کیا گیا اور بعد میں خوبصورت مزار تعمیر کیا گیا، مولانا مفتی شاہ عبدالرحیم منڈاوری الوری صاحب (تلمیذ امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ) ان کے سجادہ نشین مقرر ہوئے جبکہ مولانا محبوب لعل شاہ سید نور محمد مدنی شاہ صاحب کے خلیفہ تھے، مدنی شاہ صاحب کے ایک اور خلیفہ سید اعجاز حسین شاہ نے آپ کی تعلیمات، ملفوظات اور

حالات پر مشتمل رسائل بنام مجموعہ رسائل رحمانی مطبع نامی کانپور محمد رحمت اللہ سے 1320ھ مطابق 1903ء میں شائع کروائے۔(حیات کرم حسین،166،312، بزم جاناں،280)

(55) حضرت عبدالرحیم ڈکاری شاہ اور حضرت خواجہ اخوند دوسی پشاوری رحمۃ اللہ علیہا کے حالات سے آگاہی نہ ہو سکی۔

(56) جامع مسجد الور کو الور کے بادشاہ ترسون محمد خان میواتی نے 969ھ مطابق 1562ء میں تعمیر کروایا۔(مرقع الور،50)

(57) حضرت عیدو پھول شاہ صاحب دوھے والے، اللہ پاک کی یاد میں مست اور مخلوق کی رہبری میں مصروف رہنے والی شخصیت تھے۔(بزم جانان،۲۸٦)

(58) حضرت حافظ سید عبدالحکیم شاہ صاحب کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔

(59) تذکرہ مبارک،13،19۔

(60) حضرت مولانا عبدالشکور صادق چشتی نظامی کمبل پوش کی ولادت 27رجب 1311ھ مطابق 1894ء کو آگرہ (یوپی، ہند) میں ہوئی، 26اپریل 1975ء کو حیدرآباد میں وصال فرمایا، آپ حضرت سید احمد علی جمال شاہ نظامی کمبل پوش کے مرید و خلیفہ اور اسلامی شاعر تھے، دیوان ذوق تصوف آپ کی یادگار ہے جسے آپ کے خلیفہ صوفی محمد یعقوب نظامی کورنگی کراچی نے شائع کروایا ہے۔(انوار علمائے اہل سنت سندھ،547تا551)

(61) تذکرہ مبارک،24،23۔

(62) تذکرہ مبارک،13۔

(63) اشرف ملت حضرت صاحبزادہ مولانا سید اشرف علی شاہ حسنی رضوی صاحب تذکرہ کے چھوٹے بیٹے مولانا سید انوار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں، آپ حافظ قرآن۔ عالم باعمل ،فاضل طب و جراحت، امام و خطیب جامع مسجد نور پنجرہ پول حیدرآباد، اور نیٹل ٹیچر گورنمنٹ سندھ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، پرنسپل دارالعلوم برکات اسلام، سرپرست انجمن عاشقان رسول و بزم منارکیہ وحلقہ اشرفیہ حیدرآباد ہیں۔(بیک ٹائٹل تذکرہ مبارک)

(64) تذکرۂ مبارک، 24۔

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سُنَّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے "مَدَنی قافِلوں" میں سفر کرنا ہے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کے شب و روز
For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net